نفاذ شریعت کی مہم میں آزمائش کا ایک اور سنگین مرحلہ نقش آغاز!

گذشتہ نو دس سال سے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے خالص اسلامی اور دینی سیاست کے محاذ پر جس سرگرمی، اخلاص و للہیت اور ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے نفاذ شریعت کے لئے جو عہد ساز اور تاریخ ساز کردار ادا کیا مثلاً سینٹ میں شریعت بل کی تحریک اور منظوری، اب کے سرکاری شریعت بل میں ۹ ترمیمات کی تجویز اور ان کی منظوری کے ساتھ ساتھ آئین میں قرآن و سنت کی بالادستی کی ترمیم کے وعدوں کو ایفاء کرانے کے لئے جدوجہد کا عزم و لائحہ عمل، دینی قوتوں کو از سر نو منظم کرنے کے لئے رابطہ مہم، آئی جے آئی کے سربراہی اجلاس میں وزیر اعظم نواز شریف سے اسمبلیاں توڑنے کا مطالبہ، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر نفاذ شریعت کے حوالے سے مولانا سمیع الحق کا امتیازی مقام، یہودی اور امریکی لابی کی ناراضگیاں، خلیجی جنگ میں درست موقف اختیار کرنے پر اندرون اور بیرون ملک بعض قوتوں کی برہمی، رفض و عداوت صحابہ کے خلاف کام کرنے والی دینی قوتوں کی سرپرستی، فقہ حنفی اور خالص سنیّت کی بنیاد پر فقہ حنفی کے پبلک لاء کا مطالبہ، جہاد افغانستان کے سلسلہ میں حکومتی پالیسی پر کڑی تنقید، امریکی عزائم کی بھرپور مذمت اور بعض خفیہ ایجنسیوں کی کارستانیوں کا بھرپور تعاقب افغانستان کی آزادی اور وہاں اسلامی حکومت کے قیام اور اس کے استحکام اور خالص خدا تعالیٰ کے دین ہی کی سربلندی کے لئے چہار طرفی جنگ میں عزیمت و استقامت کا مظاہرہ اور اس سلسلہ میں مزید اہداف کے حصول کے لئے کام کرنے اور اپنے کام میں جنون اور وارفتگی اور تمام صلاحیتیں کھپا دینے اور مقاصد میں کامیابی کے واضح امکانات اس حد تک بڑھ چکے ہیں کہ بیرون ملک اسلام دشمن بڑی طاقتیں، اندرون ملک لادین قوتوں کی آلہ کار لابیاں اور ملکی اقتدار پر براجمان منافقین سب ہی یہ محسوس کرنے لگے کہ اس نوخیز مگر خالص اسلامی سیاست اور نفاذ شریعت کی علمبردار قیادت کو محض دھونس، لالچ، خوف و ہراس، سیاسی حربوں، پرمٹوں اور مالی سیکنڈلوں کے بل بوتے پر شکست نہیں دی جا سکتی اسے گذشتہ نو، دس سال کے مختلف مراحل اور شدید آزمائشوں میں پرکھا گیا مگر اسے کسی بھی ہتھکنڈے اور جال میں نہ پھنسایا جا سکا۔

گذشتہ عشرے سے خالص نفاذ شریعت کی جدوجہد کے نتیجہ میں تازہ ترین صورتحال یہ تھی کہ حکمرانوں سمیت تمام مخالف اسلام طاقتوں کی قوت اقدام ختم ہو چکی تھی وہ سمجھتے تھے کہ مولانا سمیع

الحق، ان کے رفقاء اور ان کی ہمنوا دینی قوتیں اب شریعت کے دفاع یا محض نفاذ شریعت کے مطالبہ اور صرف قرارداد کی لڑائی نہیں بلکہ وہ عملی اقدام، شریعت کے نفاذ اور انقلاب کی لڑائی لڑیں گے۔ لہذا حکومت سمیت بدی کی تمام قوتیں ان سے خائف ہونے لگیں وہ دراصل ان کے اپنے موقف پر صداقت، مشن کی حقانیت، اور خالص قرآن و سنت ہی کی بنیاد پر سیاست کاری ہے جسے اپنے اور پرائے سب دیکھ رہے ہیں اور بیرونی دشمنان اسلام بھی محسوس کر رہے تھے ——— ایک طرف وہ دیکھ رہے تھے کہ مولانا سمیع الحق کا بے داغ کردار، بے ریا عمل، نفاذ شریعت کی مہم، جرات، بیباکی، حق گوئی، شجاعت اور عزیمت پر مبنی بے داغ سیرت عامۃ المسلمین کے دلوں کو مسخر کرتی چلی جا رہی ہے اور دوسری طرف انہیں یہ بھی صاف نظر آ رہا تھا کہ اگر "گربہ کشتن روز اول" کا اقدام نہ کیا گیا تو یہ چنگاری بھڑک سکتی ہے کفر و ظلمت اور جبر و استبداد کے ایوانوں کو خاکستر بنا سکتی ہے۔

موجودہ حالات میں ملکی سیاست اور قوم کی ترجمانی کا راستہ خطرات سے محفوظ اور پر عافیت ہوتا ہے اگر علماء حق چاہیں تو مفادات، مقاصد، جاہ و مال اور اقتدار سب دست بستہ حاضر خدمت رہیں مگر خالص نفاذ شریعت کی جدوجہد اور عزیمت و دعوت کی راہ خطرات سے پُر اور دشمن جان و مال ہوتی ہے۔ مولانا سمیع الحق اور انکے رفقاء داعی حق کے جن مقامات پر فائز ہیں انہیں زندگی بھر ہر قدم پر اور ہر مرحلہ میں خطرات کا سامنا کرنا پڑا اور مسلسل حوادث سے مقابلہ رہا——— جبکہ مفاد پرست سیاست دان اور اقتدار پرست حکمران اور مترفین ملحدین پرعافیت راستے پر چلتے رہے تو وہ عقیدت و احترام کی ہر متاع ان کے قدموں پر نچھاور کرتے رہے مگر جب آزمائش کا دور آیا جب حکومتی شریعت بل میں مولانا سمیع الحق نے ۹ ترامیم پیش کر کے شریعت بل کو مسترد کر دیا اور گذشتہ دنوں اسلامی جمہوری اتحاد کے سربراہی اجلاس میں ڈنکے کی چوٹ ببانگ دہل وزیر اعظم سے قومی اسمبلی توڑنے اور دوبارہ الیکشن کا مطالبہ کیا اور کہا کہ تم لوگ اسلام کے نام پر برسراقتدار آئے تھے جب نفاذ شریعت میں ممبران اسمبلی آپ کا ساتھ نہیں دیتے تو ان کو واپس اپنے ووٹروں کے پاس بھیج دیا جائے تاکہ قوم ان کو ان کے کئے کی سزا دے سکے۔ جب مولانا سمیع الحق نے اسمبلی کے سپیکر اور شیخ رشید کے فحش کردار پر برملا تنقید کی اور اسے پوری قوم کی رسوائی اور پاکستان کی عالمی تذلیل قرار دیا تو حکومت سمیت بدی اور کفرو استبداد کی تمام قوتوں نے اعراض و انکار کی ہر سنت تازہ کر دی۔ فرعون، نمرود، ہامان، ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور عبد اللہ بن ابی کے تمام کردار سامنے آتے رہے۔ کمینہ خصلت لوگوں کا

خاصہ ہوتا ہے کہ جب وہ دوسرے کی خوبیاں اور اپنی کمزوریاں صریح طور پر دیکھ لیتے ہیں اور وہ یہ بھی جان لیتے ہیں کہ اس کی خوبیاں اسے بڑھا رہی ہیں اور ان کی اپنی کمزوریاں انہیں گرا رہی ہیں تو انہیں یہ فکر لاحق نہیں ہوتی کہ وہ اپنی کمزوریاں دور کریں اور اس کی خوبیاں اخذ کریں بلکہ وہ اس فکر میں لگ جاتے ہیں کہ جس طرح بھی ہو سکے اس کے اندر بھی اپنی ہی جیسی برائیاں پیدا کر دیں اور یہ نہ ہو سکے تو کم از کم اس کے اوپر خوب گندگی اچھالیں تاکہ دنیا کو اس کی خوبیاں بے داغ نظر نہ آئیں۔ یہی گندگی اور غلیظ ذہنیت تھی جس نے اس مرحلے پر بھی دشمنان اسلام کی سرگرمیوں کا رخ' سیاسی مقابلے' اخلاقی جرات اور دلائل کی قوت سے ہٹا کر رذیلانہ حملوں' اخلاق سوز حرکتوں اور کمینہ ترین فتنہ انگیزیوں کی طرف پھیر دیا۔

سچ بولنا بڑا خطرناک ہے سچ سے زیادہ کوئی شے کڑوی نہیں۔ سچ بہرحال سچ ہے جس نے بہرصورت ظاہر ہونا اور غالب آنا ہے ——— مگر موجودہ مغرب کی لادین سیاست کے اطوار میں مولانا سمیع الحق کو بھی یہی مشورہ دیا جاتا رہا ہے کہ ہر وقت اور ہر مقام پر سچ بولنا بالخصوص سیاسیات میں چور کو چور کہنا اور منہ سامنے کہنا' ظلم کو ظلم کہنا اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہنا' منافق کی منافقت طشت از بام کرنا اور ڈنکے کی چوٹ کرنا یہ ایسی سچی جرأتیں ہیں کہ جو سیاسیات میں مہلک بھی ہو سکتی ہیں اور مضر بھی۔ مگر انہوں نے اس کی پرواہ کئے بغیر ہمیشہ چوکھی جنگ لڑی اور ہمیشہ سچ کہا' سچ لکھا اور سچا قدم اٹھایا۔ البتہ ہمیں اس کا اعتراف ضرور ہے کہ سچ کے لئے ہمیشہ دو کی ضرورت ہوتی ہے ایک وہ جو سچ بولے اور دوسرا وہ جو سچ سنے۔ سچ تب ہی مکمل ہوتا ہے۔ یہاں سچ بولنے والے کم ہیں لیکن سچ سننے والے تو کمیاب بلکہ نایاب ہیں اکثر سچائیاں صرف اس لئے ناکام ہو گئیں کہ ان کے پاس طاقت نہ تھی اور بیشتر جھوٹ اس لئے سچ ہو گئے کہ انہیں طاقت نے پروان چڑھایا۔ آج کل سچائی قوت کی مرضی اور حق' طاقت کی خواہش کا نام رہ گیا ہے ——— مگر اصلی حق' بہرحال حق ہے جو زر خالص ہے جسے جتنا دبایا جائے' چھپایا جائے اور مٹی کی تہوں میں دفن کر دیا جائے سونا بہرحال سونا ہے وہ دب سکتا ہے چھپ سکتا ہے مگر فنا نہیں ہو سکتا ——— جب حالات بدلے اور مٹی کے انبار دور ہوئے وہ اصل حقیقت میں پہلے سے زیادہ چمکتا دمکتا نظر آتا ہے۔

چنانچہ یہاں بھی یہی ہوا کہ مولانا سمیع الحق مدظلہ کے خلاف کردار کشی کی گھناؤنی سازش کا بھانڈا دوسرے روز پھوٹ گیا۔ دنیا بھر کے عالمی نشریاتی اداروں بی بی سی' گارڈین' یورپی صحافت کے معروف

اخبارات، اپوزیشن کی تمام قوتوں حتیٰ کہ مولانا سمیع الحق کے ذاتی دشمنوں تک نے اول وہلہ میں اسے سنتے ہی "**سبحانک هذا بهتان عظیم**" کہا اور اسے نفاذ شریعت کی جدوجہد کو سبوتاژ اور دینی قوتوں کو تاراج کرنے کی سازش اور نئے دور میں باطل طاقتوں کا آخری حربہ قرار دیا۔ ملک بھر کے اخبارات اور ہفت روزوں کے تجزیہ نگاروں نے مولانا سمیع الحق کے عنوان سے دینی قوتوں کے خلاف برپا کی جانے والی خطرناک منصوبہ بندی اور بدترین سازش کے تمام تار و پود بکھیر دیئے خود مولانا سمیع الحق نے ایوان بالا سینٹ میں اپنے خطاب میں اسلام دشمن اور باطل قوتوں کو خبردار کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ایسے بزدلانہ اوچھے اور کمینہ پن کے مظہر ہتھکنڈوں سے ہمیں نفاذ شریعت کے لئے بھرپور جہاد سے دُنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ چند روز بعد اس کردار کشی کا ذریعہ بنائے جانے والی خاتون نے لاہور ہائی کورٹ کے روبرو اپنے وکیل کے ذریعہ ایک درخواست گزار دی ہے جس میں اس نے واضح کیا ہے کہ میں مولانا سمیع الحق کو جانتی تک نہیں اور اخبارات میں من گھڑت سیکنڈل اور باتیں ان سے منسوب کر کے چھاپی گئی ہیں درخواست میں قومی اخباروں کے مدیروں، زیدی ٹریڈنگ اسلام آباد کے ایس ایم زیدی، متعلقہ علاقہ کے تھانیداروں اور وفاقی حکومت کو مدعا علیہان میں شامل کیا گیا ہے (روز نامہ جنگ کراچی ۱۴ نومبر ۱۹۹۱ء)

فبراه الله مما قالوا و كان عند الله وجيها (الایۃ)

اوچھے ہتھکنڈوں انسانیت سوز اور اخلاق سوز حرکتوں کا پس منظر اور پردہ نشینوں کو سب جانتے ہیں کہ وہ کون اور کس قماش کے لوگ ہیں جن کے ہاتھوں نیو ورلڈ آرڈر کی ایجنٹیاں اور ایجنسیاں ہیں جن کے پاس حکومت اور عدالت ہے جن کی اپنی زندگی عیاری، فحاشی اور سازشوں کا نتیجہ ہے جو بجائے خود کوئی مایہ ناز امتیاز اور خصوصیت نہیں رکھتے۔

گزشتہ ہفتے ہونے والی سازش کے پس منظر میں مولانا سمیع الحق سے ہراس قوت نے اپنا فرض نبھانے کی کوشش کی جو ہمیشہ سے ان کی ناوک افگنی کا شکار رہی۔ اس سازش میں حکومت سمیت وہ تمام لادین قوتیں اور منافق کردار شریک ہیں جنہیں پاکستان میں اقتدار، میڈیا اور پولیس پر رسوخ حاصل ہے جو ہمیشہ سازشوں میں پلتے اور بڑھتے رہے ہیں جو فطرت کے کاسہ لیس، علم کے بہروپئے اور عمل کے اپاہج رہے ہیں ——— جہاں تک ملک میں خالص دینی اہداف پر کام کرنے اور غلبہ شریعت کے لہروں کے اچھلنے دینی بیداری کے ابھرنے اور خالص اسلامی سیاست کے مچلنے کا تعلق ہے

مولانا سمیع الحق سے زیادہ کوئی شخص پاکستان میں سرفہرست نہیں رہا اور جس حد تک اس جرم کی سزا دینے کا تعلق ہے ان سے زیادہ کسی شخص کے خلاف سازش نہیں کی گئی۔

امریکی نیو ورلڈ آرڈر کا ایک پہلو بلکہ سب سے اہم پہلو یہ بھی ہے کہ ان کے مذموم عالمی مقاصد میں سب سے بڑی مضبوط اور مستحکم رکاوٹ دینی قوتیں اور علماء حق کا قافلہ ہے جس طرح بھی ممکن ہو سکے لوگوں کے دلوں سے دینی قوتوں بالخصوص علماء حق پر سے اعتماد اٹھا لیا جائے تاکہ نیو ورلڈ آرڈر کا تباہ کن کھیل آسانی سے کھیلا جا سکے۔ علماء حق اسلامی اقدار' دینی علوم' شرعی قوانین' نفاذ شریعت کی مہم' اسلامی انقلاب اور اسلامی تعلیمات کے پاسبان اور دین و شریعت کے محافظ' چوکیدار اور نگران ہیں دشمن کا پہلا حملہ محافظ اور چوکیدار پر ہوتا ہے تاکہ خزانہ لوٹنے میں مزاحم قوت باقی نہ رہے۔ ہمیں فخر ہے کہ دشمن کی نگاہ میں بھی مولانا سمیع الحق ہی سب سے بڑا کانٹا' نفاذ شریعت کے سب سے بڑے علمبردار اور اسلامی قوانین کے سب سے بڑے محافظ ہیں دشمن انہیں کرش کرنا چاہتے تھے ان کے مشن کو ڈائنا میٹ کرنا چاہتے تھے چنانچہ ممتاز مسلم لیگی رہنما سینیٹر طارق چودھری نے ہفت روزہ "حرمت" راولپنڈی (۲۲ تا ۲۸ نومبر ۱۹۹۱ء) کو اپنے ایک انٹرویو میں علماء حق کی کردار کشی سے متعلق ایک سوال کے جواب میں بڑی وضاحت سے کہا:

> "مولانا سمیع الحق کے خلاف اس مہم کے پیچھے لازمی طور پر کوئی خفیہ ہاتھ ہے میں نے اسلام آباد کی انتظامیہ کے ایک ذمہ دار سے بات کی تو اس نے کہا بابا! یہ ہم تو نہیں کر رہے یہ تو نیو ورلڈ آرڈر والے کرا رہے ہیں میں نے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ وہ ایک عالم دین ہیں انہوں نے شریعت بل پیش کیا ہے اب نیو ورلڈ آرڈر والے دنیا کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ کے مذہبی لوگوں میں یہ منافقت ہے ـــــ ایک آدمی پر اس طرح الزامات لگ رہے ہیں اور وہ بھی شریعت بل کے محرک تو میرے خیال میں اس کی پشت پر ۔
>
> کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

سینٹ میں شریعت بل پیش کرنے اور گذشتہ نو' دس سال سے ملک میں نفاذ شریعت کی جنگ لڑنے کے دوران ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا جب مولانا سمیع الحق اس ملک کے حکمرانوں اور لادین قوتوں کو معتوب اور ان کی نگاہوں میں مبغوض نہ رہے ہوں برسراقتدار حکمرانوں اور بے دین سیاست

دانوں نے مولانا کے وجود کو ناگوار بلکہ ناقابل برداشت ہی محسوس کیا ہے اور ان کو ناکام کرنے اور ان کے مشن کو ڈائنا میٹ کرنے کے لئے ہر طرح پاپڑ بیل ڈالے ہیں ان کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے کئے اور کرائے گئے نت نئے بہتان لگائے گئے ان کے کام میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالی گئیں حالانکہ وہ کبھی اقتدار کے حریف نہ تھے وہ کبھی اس بات کے طالب نہیں رہے کہ اقتدار دوسروں کے بجائے ان کے ہاتھ میں ہو ان کا مطالبہ ہمیشہ سے یہ رہا اور آج بھی صرف یہی ہے کہ یہ ملک جب اسلام کے نام پر بنا ہے اور اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت جب اسلام کے نام پر قائم ہوئی ہے تو یہاں پوری طرح اسلامی نظام نافذ ہونا چاہئے۔

انہوں نے بارہا کہا اور دل کی گہرائیوں سے علی الاعلان کہا کہ یہ خدمت جو بھی راستبازی کے ساتھ انجام دے خواہ نواز شریف ہی کیوں نہ ہو ہم دل و جان سے ان کی حمایت کریں گے اور اس توقع پر گذشتہ سال بھر ان کی حمایت کرتے بھی رہے اور نفاذ شریعت کے لئے ہر ممکن اصلاح کی کوشش بھی کرتے رہے مگر انہوں نے اقتدار میں شرکت تو درکنار' ان سے کسی اجر کے طلب کی بھی توقع نہیں رکھی۔ مگر یہاں کے حکمرانوں کا رویہ یہ رہا کہ ایک طرف وہ اسلام کے نعرے لگا لگا کر اس ملک کو اسلام سے اور زیادہ دور لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں تو دوسری طرف علماء حق کو اپنے اقتدار کے لئے خطرہ سمجھ کر دبانے اور مٹانے کے لئے غلیظ سے غلیظ اور اوچھے سے اوچھے ہتھکنڈے اور رذیل ترین ہتھیار استعمال کر رہے ہیں۔

مگر الحمد للہ! کہ انہوں نے اپنی طرز عمل' جرات' استقامت' شجاعت اور خالص دینی سیاست سے ہر موڑ اور آزمائش کے ہر مرحلے میں خود کو بے کھوٹ اور کھرا ثابت کر دیا اب مخالف طاقتیں چاہے کتنا ہی ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ان کو کھوٹا بنانے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ وہ منہ کی کھائیں گے اور کھا رہے ہیں مولانا حق کے علمبردار ہیں وہ جھوٹ کی یورش کو دیکھ کر ذرا بھی نہیں گھبرائے جھوٹ طوفان کی طرح اٹھا اور بلبلے کی طرح بیٹھ گیا اور اب بیٹھ جانے کے بعد اس کے اندر چھپے ہوئے جھوٹ' فریب کاریاں' اس طرح منظر عام پر آ گئی ہیں کہ دنیا الٹی انہی پر نفرین بھیجتی ہے جنہوں نے جھوٹ تصنیف کیا ہے۔ مولانا ان ایام میں بھی جھوٹ کے مقابلے کی نہیں اپنی سچائی اور اس پر استقامت کی فکر کرتے رہے۔ جب آدمی سچا ہو تو اسے جھوٹ سے نہیں نمٹنا پڑتا بلکہ خداوند تعالیٰ خود اس سے نمٹ لیتے ہیں وہی خدا آج کے جھوٹوں کو بھی اسی طرح عبرت بنا کے رکھ دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ زمانے میں جھوٹوں کو عبرت بناتا رہا ہے۔

الحمد للہ ماہنامہ "الحق" اس شمارے سے اپنی زندگی کے ستائیسویں برس میں قدم رکھ رہا ہے خدا تعالیٰ ہی کی توفیق، اس ہی کے انتخاب و عنایت سے گذشتہ چھبیس (۲۶) سال کے صبر آزما اور صعب ترین مراحل میں الحق قوم و ملت کی ذہنی و فکری کامل تربیت اور زبان و ادب علوم و فنون مسلمانوں کی اصلاح و سربلندی، نظام اسلام کے قیام ملکی استحکام، احیاء اسلام، علمی تحقیقات، فرق باطلہ کے تعاقب اور مذہب و سیاست کے تمام میدانوں میں اور ملک و قوم کی اصلاح و ترقی کے تمام کاموں میں رہنمائی کا داعی اور فکر و عمل میں دینی انقلاب اور اسلامی تغیر کا خواہاں اور ساعی رہا ہے جس پر ہم خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں سر بسجود اور ہر بن مو سے اس کے شکر گزار ہیں اور اپنے قارئین سے حسب سابق سرپرستی، معاونت اور پرخلوص دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں کہ باری تعالیٰ اس سلسلہ تبلیغ و اشاعت دین اور ذریعہ اظہار حق و جہاد کو ہمیشہ قائم رکھے اور ہر قسم کی مفاد پرستی لالچ، دھونس دھمکی، خوف و ہراس اور مداہنت سے محفوظ رکھے۔

(عبد القیوم حقانی)